26220-اسلام قبول کرنے کی خواہش رکھنے والی ھندو لڑکی سے شادی

سوال

میں ایک چوبیس سالہ امریکی مسلمان ہوں، تقریبا چھ برس سے ایک ھندو لڑکی کو جانتا ہوں ہم شادی کرنا چاہتے ہیں، وہ چاہتی ہے کہ ابھی مزید اسلامی تعلیمات حاصل کرے، اور اسلامی معرفت کے زیادہ اور ایمان قوی ہونے کے بعد اسلام قبول کرے۔

اس کی فیملی شروع میں تو متردد تھی لیکن اب انہیں اس میں کوئی مانع نہیں کیونکہ وہ یہی چاہتی ہے، اور میرے خاندان والے اس موضوع میں خدشات کا شکار ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس پر ضروری ہے کہ وہ اپنا نام اسلامی رکھے ؟

اور پھر وہ اپنے والدین کی اکیلی بیٹی ہے، وہ اسلامی نکاح کرنے کے ساتھ ساتھ یہ چاہتی ہے ھندو طریقہ پر بھی نکاح ہونا چاہیے، وہ اس پر راضی ہے کہ ھندو طریقہ پر نکاح کرنے میں جو دینی اشیاء ہیں وہ ہم نہیں کریں گے، بلکہ صرف ہم صرف رسم ورواج ہی کریں گے، میں تو اس پر رضامند ہوں لیکن میرے والدین مطلقا اس پر رضامند نہیں۔
وہ لڑکی اسلامی تعلیمات سیکھنے کی رغبت رکھتی ہے لیکن میرے والدین کی وجہ سے پریشان ہے کیونکہ وہ کچھ معاملات پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کی حالت کو نہیں سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، میری گزارش ہے کہ آپ کوئی مشورہ دیں اور نصیحت کریں۔

پسندیدہ جواب

ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہم پر بھروسہ کیا ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کا ہمارے بارہ میں اچھا گمان ہی ہو۔

اول :

اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے آپ کو علم ہونا چاہیے کہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے غیر مسلم عورت سے شادی کرنا جائز نہیں، صرف یہ ہے کہ اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس سے کچھ شروط کے ساتھ شادی کی جا سکتی ہے آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (8015) کے جواب کا مراجعہ کریں۔

اور اگر وہ لڑکی اسلام قبول کرلے تو آپ اس کے قبول اسلام کے بعد اس سے شادی کر سکتے ہیں۔

دوم :

اللہ تعالی آپ کو توفیق دے آپ یہ کوشش کریں کہ شادی آپ کے والدین کی رضامندی اور خوش سے ہو، اس لیے کہ آپ کی ازدواجی زندگی میں والدین کی رضامندی اور خوشی کا بہت زیادہ اثر ہوگا، اور پھر ان کی رضامندی اور خوشی تو انسان کے لیے ایسی نیکی ہے جس پر اسے اجر و ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔

سوم :

نام تبدیل کرنے کے بارہ میں شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اگرتبدیل کرنا ضروری نہیں، لیکن اگراس میں کوئی شرعی ممانعت ہواور شرعی طورپروہ برقرار نہیں رکھا جاسکتا توپھر بدلنا ضروری ہے مثلا یہ کہ کسی غیراللہ کی عبودیت پر ہو(مثلا عبدالشمس) توایسے نام کو بدلنا ضروری ہے، اوراسی طرح اگر کوئی نام کافروں کے ساتھ ہی خاص ہو کافروں کے علاوہ کوئی اوریہ نام نہ رکھتا ہو تواس کا بدلنا بھی واجب ہے۔

تاکہ کفار سے مشابہت نہ ہواوروہ اس کافروں کے ساتھ خاص نام کی طرف نہ جھکے یا پھر اسے اس تہمت کا سامنا نہ کرنا پڑے کہ ابھی تک اس نے اسلام ہی قبول نہیں کیا۔ اھ۔

دیکھیں: الاجابابات علی اسئلۃ الجالیات ص (4-5)۔

اورجب اس کے نام کی تبدیلی ہی آپ کے والدین کوراضی کردے توپھر اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ اس لڑکی کونام بدلنے پر راضی کریں تاکہ آپ کے والدین راضی ہوں جائیں۔

چہارم:

آپ اس کے لیے استخارہ ضرور کریں تاکہ اللہ تعالی آپ کے لیے وہ چیز اختیار کرے جوآپ کے لیے دنیا وآخرت میں بہتر ہو، آپ استخارہ کی کیفیت اور تفصیل کے لیے سوال نمبر (2217) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کواپنی رضا اور محبت والے کام کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں ہماری بیویوں اوراولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

واللہ اعلم.